سوال

(693) نماز کے بعد ذکر بالجہر کا جواز

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز کے بعد ذکر بالجہر کا کیا جواز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نمازیوں کو تنگی و تکلیف کے پیشِ نظر نماز کے بعد (تکبیر کے سوا) عام ذکر اذکار آہستہ ہونا چاہیے۔ اگرچہ جہر کا جواز موجود ہے لیکن جہر سے مراد بہت زیادہ باآواز بلند نہیں۔ جس طرح اہلِ بدعت کی عادت ہے۔ حدیث میں ہے:

'اِربَعُوا عَلٰی أَنفُسِکُم، فَإِنَّکُم لَاتَدعُونَ أَصَمَّ، وَلَاغَائِبًا... ' صحیح البخاری، بَابُ مَایُکرَہُ مِن رَفعِ الصَّوتِ فِی التَّکبِیرِ، رقم: ۲۹۹۲، صحیح مسلم، رقم: ۲۷۰۴"

دوسری طرف ائمہ اربعہ مطلقاً عدمِ جہر کے قائل ہیں۔ ابن بطال اور دیگر اہلِ علم نے نقل کیا ہے، کہ

'إِنَّ أَصحَابَ المَذَاهِبِ المَتبُوعَةِ وَغَیرَهُم مُتَّفِقُونَ عَلٰی عَدَمِ استِحبَابِ رَفعِ الصَّوتِ بِالتَّکبِیرِ، وَالذِّکرِ' مرعاة المصابیح: ۱/۱۶،

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 590

محدث فتویٰ